احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

CPL 61

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

PH:0092 4524 213029

ہفتہ 19 اگست 2000ء- 18 جمادی الاول 1421 ہجری- 19 ظہور 1379 ہش جلد 5C-85 نمبر 188

عورتوں کی بیعت

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے زبانی بیعت لیتے تھے۔ جب آپ ان سے عہد بیعت کے الفاظ کہلواتے تو فرماتے جاؤ میں نے تمہاری بیعت لے لی ہے۔ اللہ کی قسم رسول اللہ کا ہاتھ کبھی کسی غیر عورت سے مس نہیں ہوا۔

(صحیح مسلم کتاب الامارہ باب کیفیۃ بیعۃ النساء)

جلسہ سالانہ برطانیہ پر خواتین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ ایدہ اللہ کا خطاب :29 جولائی 2000

وفات یافتہ ماں کی طرف سے صدقہ دینے اور حج کرنے کی نصیحت

حضرت ام حرام کو شہادت کی دعا دی جو آخر کار پوری ہوئی

مومنہ غلام عورت کو تھپڑ مارنے کے بدلے اسے رہا کرنے کی ہدایت فرمائی

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے) (قسط چہارم-آخر)

اتنی عبادت کرو جتنی طاقت ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث مروی ہے ایک عورت بیٹھی تھی آنحضرتؐ تشریف لائے اور پوچھا کون ہے۔ حضرت عائشہؓ نے بتایا فلاں ہے یہ اس قدر عبادت کرتی ہے کہ سوتی بھی نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم پر اسی قدر عبادت واجب ہے جس قدر تم میں طاقت ہے۔ یاد رکھو تم تھک جاؤ گی مگر اللہ نہیں اکتائے گا۔

مسند احمد میں ہے کہ مسلمان مہاجر خواتین کو حضرت نبی کریم ﷺ نے نصیحت کی لا الہ الا اللہ کثرت سے پڑھو۔ غفلت کرتے ہوئے بھول نہ جانا۔ انگلی کے پوروں پر گنتی کر لیا کرو۔ ان سے پوچھا جائے گا تو وہ گواہی دیں گی۔

عید کی دعا میں شمولیت

ایک روایت میں ہے کہ ہم دونوں عیدوں پر حائضہ عورتوں کو ساتھ لے کر جاتیں۔ وہ نماز کی جگہ سے الگ رہتیں مگر دعا میں شامل ہوتیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر کسی کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو چاہئے کہ اس کی ساتھی عورت اپنی اوڑھنی اسے بھی اوڑھا دے۔

ایک روایت بخاری میں ہے کہ آنحضرت ﷺ فجر کی نماز پڑھتے تو مسلمان عورتیں شامل ہوتیں اور واپس جاتیں تو کوئی ان کو پہچان نہ سکتا تھا۔

ایک عورت نے منبر بنوا کر دیا

حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ کیا میں ایسی چیز آپؐ کو نہ بنوا دوں جس پر آپ تشریف فرما ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میرا ایک غلام بڑھئی ہے چنانچہ انہوں نے ایک منبر بنوا دیا جس پر کھڑے ہو کر آنحضرت ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے۔

بچیوں سے محبت کا اجر

بخاری کتاب الزکوۃ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک غریب عورت میرے پاس آئی۔ اس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں۔ میں نے اس کو تین کھجوریں دیں۔ اس عورت نے ایک ایک کھجور اپنی بچیوں کو دی۔ جب وہ تیسری کھجور خود کھانے لگی تو اس کی بچیوں نے وہ بھی مانگ لی۔ اس عورت نے اس کھجور کے دو حصے کئے اور ایک ایک حصہ دونوں بچیوں کو دے دیا۔ حضرت عائشہؓ نے یہ بات آنحضرت ﷺ سے عرض کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اس نیکی کے بدلے اللہ نے اس کے لئے جنت واجب کر دی یا فرمایا کہ آگ کے عذاب سے آزاد کر دیا۔

بخاری میں ایک صحابیہ کا ذکر ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ سے بے حد محبت کرتی تھیں۔ آپؐ بھی اس سے محبت کرتے تھے۔ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے صدقہ کی ایک بکری ان کو بھیجی انہوں نے اس میں سے کچھ گوشت حضرت عائشہؓ کو بھجوایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو گوشت اس نے بھجوایا ہے وہ لاؤ۔ کیونکہ وہ (صدقہ کی بکری) مستحق کے پاس پہنچ گئی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کسی کو صدقہ دیا جائے پھر وہ اس میں سے کچھ تحفہ دے دے تو صدقہ سمجھ کر اس سے پرہیز نہ کریں۔ اس کا حق ہے کہ وہ تحفہ کسی اور کو دے دے۔ وہ صدقہ نہیں ہوگا۔

سارا بچ گیا سوائے دستی کے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک بکری ذبح کرائی اور سارا گوشت غرباء میں تقسیم کر دیا۔ مگر تھوڑا سا گھر میں بھی رکھ لیا۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا تو حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ دستی بچی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا سارا بچ گیا ہے سوائے دستی کے۔ بخاری کتاب الادب میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے مسلمان عورتو! کوئی عورت اپنی پڑوسن سے حقارت آمیز سلوک نہ کرے۔ اسے کچھ بھیجے چاہے بکری کا پایہ ہی کیوں نہ ہو۔

بخاری کتاب الادب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے دریافت فرمایا اے اللہ کے رسول میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کو تحفہ بھیجوں۔ فرمایا جس کا دروازہ قریب ہو۔

مسلسل صفحہ 2 پر

سالانہ صنعتی نمائش

○ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان نے یوم آزادی کے موقع پر چھٹی آل پاکستان صنعتی نمائش کا انعقاد کیا جو 14 سے 16۔ اگست تک جاری رہی۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کامیاب نمائش کو ہزاروں اہل ربوہ نے دیکھا جن میں مرد عورتیں اور بچے سبھی شامل تھے۔

تقریب افتتاح

مورخہ 14۔ اگست 2000ء کو صبح 8 بجے نمائش کے افتتاح کی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر تھے۔ تلاوت اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ مکرم نصیر احمد صاحب انجم نے رپورٹ پیش کی۔ محترم مولانا نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ جس میدان میں آپ کا دماغ کام کرتا ہے اس میں مزید سوچ و بچار کرتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ آپ کی تائید و نصرت فرمائے گا۔

اختتامی تقریب

مورخہ 16۔ اگست کو شام ساڑھے سات بجے نمائش کی اختتامی تقریب منعقد ہوئی جس کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور خارجہ و صدر مجلس انصار اللہ تھے۔

تلاوت عہد اور نظم کے بعد ناظم اعلیٰ نے رپورٹ پیش کی۔ انہوں نے بتایا کہ یہ چھٹی سالانہ نمائش ہے جس کا آغاز 1995ء میں ہوا تھا۔ اس سال 35 اضلاع کے 159 خدام نے شمولیت کی۔ مزید 48 خدام نے اشیاء تیار کر کے بھجوائیں۔ مجموعی طور پر ایک ہزار سے زائد اشیاء بنا کر پیش کی گئیں۔ گزشتہ سال 31 اضلاع کے 139 خدام نے 850 اشیاء بنائی تھیں۔ شرکاء کی رہائش اور طعام کا انتظام ایوان محمود میں کیا گیا تھا۔ ہزاروں شائقین نے نمائش دیکھی۔

اس کے بعد صاحبزادہ صاحب نے نمائش میں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔

باقی صفحہ 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لمبے ہاتھوں والی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بخاری میں روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون آپ سے سب سے پہلے آن ملے گی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لمبے ہاتھوں والی۔ ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھ ناپے تو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے۔ لیکن حضرت زینبؓ سب سے پہلے فوت ہوئیں جو ام المساکین کہلاتی تھیں اور صدقہ دینے کا بہت شوق رکھتی تھیں۔

ماں کی طرف سے صدقہ

بخاری کتاب الجنائز میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک عورت آئی اور دریافت کیا کہ کیا میں اپنی مرحومہ ماں کی طرف سے صدقہ دے سکتی ہوں؟ آپؐ نے فرمایا۔ ہاں دے سکتی ہو۔ ابو داؤد میں ایک روایت ہے کہ ایک عورت اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر آئی۔ اس نے اپنی بیٹی کو سونے کے بھاری کنگن پہنا رکھے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا کیا ان کی زکوٰۃ دیتی ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آنحضورؐ نے فرمایا کیا تم پسند کرو گی کہ اللہ قیامت کو تمہیں آگ میں پھینک دے۔ اس عورت نے یہ سن کر اپنی بیٹی کے کنگن اتارے اور کہا یہ اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ روایت پہلے بھی میں نے بیان کی ہے۔ عورتیں بارہا اپنے زیورات دین کے لئے پیش کر چکی ہیں۔ اللہ آپ کو جزا دے آپ نے صحابہ کی سنت کو اس دور میں بھی زندہ رکھا ہے۔

عورتوں کی مالی قربانی

بخاری میں روایت ہے کہ ابن عباسؓ بیان کرتے تھے نبی کریم ﷺ عورتوں کی طرف آئے۔ حضرت بلالؓ آپ کے ساتھ تھے۔ خیال ہوا کہ شاید آپؐ کی آواز عورتوں تک نہیں پہنچی چنانچہ آپ عورتوں کی طرف گئے اور ان کو صدقہ کی تحریک کی۔ چنانچہ عورتیں اپنے زیور بالیاں انگوٹھیاں وغیرہ پھینکنے لگیں حضرت بلال اپنے کپڑے کے دامن میں ان کو اکٹھا کرتے جاتے تھے۔

بخاری کتاب الحج میں مروی ہے ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت آئی اس نے کہا کہ میری ماں نے نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی۔ لیکن وہ نہ کر سکی اور اس کی وفات ہو گئی۔ کیا اب میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آنحضورؐ نے فرمایا ہاں کرو۔ کیا اگر تمہاری ماں کے ذمہ قرض ہوتا تو تم ادا نہ کرتی؟ اللہ کے قرض پورے کرو۔

ایک تاجر عورت کو نصیحت

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک عورت عمرے کے وقت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میں ایک تاجر ہوں۔ میرا خریدنے کا طریق یہ ہے کہ بہت کم قیمت لگاتی ہوں پھر آہستہ آہستہ اس میں اضافہ کرتی جاتی ہوں اور پھر خرید لیتی ہوں۔ اور جب کوئی چیز فروخت کرنی ہو تو میرا طریق یہ ہے کہ دام زیادہ مقرر کرتی ہوں پھر اس کو کم کرتی جاتی ہوں اور جس قیمت پر مال فروخت کرنا ہو فروخت کر دیتی ہوں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس طرح نہ کیا کرو۔ قیمت مقرر کیا کرو جس پر خریدنا ہو پھر بتا دو کہ دینا ہے تو دے دو۔ اسی طرح فروخت کرتے وقت جتنی قیمت ایک دفعہ بتاؤ اسی پر فروخت کرو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج کی دنیا میں رواج ہے کہ قیمتیں مقرر کر دی جاتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے یہ سنت جاری فرمائی تھی۔ عورتوں کی عموماً یہ عادت ہوتی ہے کہ قیمت کو کم کرواتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ایک بار میں اور آصفہ خریداری کے لئے گئے۔ دکاندار نے مجھے جو قیمت بتائی وہ تھوڑی تھی اور آصفہ کو زیادہ بتائی۔ اس نے اسی قیمت پر چیز خرید لی۔ میں نے دکاندار سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ مجھے قیمت کم بتائی اور ان کو زیادہ بتائی۔ دکاندار نے کہا کہ عورتیں عموماً بھاؤ تاؤ کرتی ہیں اس لئے ان کو قیمت زیادہ بتاتے ہیں۔ پھر اس نے جو زائد پیسے لئے تھے وہ واپس کر دیئے۔

آسان حساب

ابو داؤد کتاب الجنائز میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ قرآن کریم کی سخت ترین آیت یہ ہے کہ جو کوئی برائی کرے گا اسے بدلہ دیا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے عائشہؓ! مسلمان کو جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کانٹا لگنا بھی اس کے برے عمل کی مکافات ہوتی ہے۔ اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے ورنہ اگر حساب لیا جاتا تو وہ شخص عذاب میں مبتلا ہو جاتا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ اللہ کا فرمان ہے کہ تم سے آسان حساب لیا جائے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ تو صرف خدا کے سامنے حساب کا پیش ہونا ہے۔ ورنہ جس کا باضابطہ حساب لیا گیا وہ تو مارا گیا۔

گھر میں شہادت مل گئی

ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابیہ کو غزوہ بدر میں شرکت کی اجازت اس شرط پر دی کہ وہ مریضوں کی تیمارداری کریں۔ انہوں نے درخواست کی کہ دعا کریں کہ مجھے شہادت نصیب ہو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا تم گھر میں رہو وہیں اللہ شہادت عطا فرمائے گا۔ وہ قرآن پڑھی ہوئی تھیں ان کو عورتوں کا امام مقرر کر دیا گیا۔ موذن مقرر کیا گیا جو اذان دیتا تھا اور آپ عورتوں کی امامت کراتی تھیں۔ آپ نے ایک لونڈی اور غلام کو یہ شرط لگائی کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو جاؤ گے۔ ان بدبختوں نے اس نیکی کا غلط فائدہ اٹھایا۔ آپ کو ایک رات چادر ڈال کر گلا گھونٹ کر مار دیا۔ حضرت عمرؓ نے صبح کے وقت کہا کہ خالہ کی آواز نہیں آئی۔ جا کر دیکھا تو وہ وفات پا چکی تھیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ خدا کے رسولؐ نے سچ فرمایا تھا۔ آنحضرت ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ وہ زندگی میں ہی شہیدہ ہیں۔ ان کے گھر چلو۔

حضرت ام حرامؓ کو شہادت کی دعا

حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ام حرام بنت ملحان کے گھر قیام کیا۔ آپؐ کو کھانا پیش کیا گیا جس کے بعد آپؐ لیٹ گئے اور آپؐ کی آنکھ لگ گئی۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ بیدار ہوئے تو فرمایا میں نے خواب میں اپنی امت کے لوگ دیکھے جنہوں نے اللہ کے رستے میں جہاد کیا۔ وہ بحری جہازوں کے تختوں پر سوار تھے۔ حضرت ام حرامؓ نے کہا کہ دعا کریں اللہ مجھے اس گروہ میں شامل کرے۔ آنحضرت ﷺ نے دعا کی اور پھر لیٹ گئے۔ بیدار ہوئے تو آپؐ ہنس رہے تھے۔ فرمایا میں نے اپنی امت کے مجاہد دیکھے جو بحری مہم کے لئے جا رہے تھے۔ حضرت ام حرام نے عرض کیا دعا کریں اللہ مجھے بھی ان غازیوں میں شامل کرے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم پہلے گروہ میں شامل ہو گئی ہو۔ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد امیر معاویہ کے زمانے میں حضرت ام حرام قبرص کی بحری مہم میں شامل ہوئیں۔ اس دوران وہ ایک بار سواری پر سوار ہونے لگیں تو گر گئیں۔ اور اس چوٹ سے شہادت کا رتبہ پایا۔

راستے کے ایک طرف چلنا

ابو داؤد میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خواتین راستے کے ایک طرف چلیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ کیسی پیاری سنت ہے جو اس زمانے میں بھی جاری ہے۔ حدیث میں ہے کہ اس کے بعد عورتیں سڑک کے ایک طرف چلنے لگیں حتیٰ کہ دیوار سے ان کے کپڑے اٹک اٹک جاتے تھے۔

یہ مومنہ عورت ہے

مسند احمد بن حنبل میں عطا نے بہت سے صحابہ سے یہ واقعہ سنا۔ عبداللہ بن رواحہ کی لونڈی بکریاں چرا رہی تھی۔ عبداللہ نے اسے بکریوں کا خیال رکھنے کی ہدایت کی۔ لیکن ایک بکری کو بھیڑیئے نے چیر پھاڑ دیا۔ چرواہن نے عبداللہ کو یہ واقعہ بتایا تو انہوں نے غصے میں آ کر اس کو تھپڑ مارا۔ بعد میں شرمندگی بھی ہوئی۔ آنحضور ﷺ سے انہوں نے عرض کیا۔ آنحضرتؐ نے اس بات کو بڑی اہمیت دی کہ ایک مومنہ عورت کے منہ پر تھپڑ کیوں مارا۔ عبداللہ نے کہا یا رسول اللہ وہ تو حبشن عورت ہے اسے دین کا کیا علم؟ اس پر آنحضرتؐ نے اس عورت کو طلب فرمایا اور اس سے پوچھا۔ اس نے آسمان کی طرف اشارہ کیا۔ پھر پوچھا میں کون ہوں۔ اس نے کہا آپؐ اللہ کے رسول ہیں۔ یہ سن کر آنحضورؐ نے فرمایا یہ مومنہ ہے اسے آزاد کر دو۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے اسے آزاد کر دیا۔

حضرت عائشہؓ سے دوڑ کا مقابلہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ابو داؤد میں روایت ہے کہ ایک سفر میں آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دوڑ کا مقابلہ کیا۔ حضرت عائشہ آگے نکل گئیں۔ ایک اور موقعہ پر جب حضرت عائشہؓ کچھ موٹی ہو گئیں تھیں دوبارہ مقابلہ کیا تو اب کی دفعہ آنحضرتؐ آگے نکل گئے۔ فرمایا عائشہ مقابلے کا بدلہ اتر گیا۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سب بہنوں اور بچیوں سے درخواست ہے کہ وہ اب دعا میں شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دنیا جہان کی حسنات عطا فرمائے۔ اس کے بعد حضور نے دعا کرائی۔ اور اس کے بعد تشریف لے گئے۔

بقیہ صفحہ 1

صدر محفل کا خطاب

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ پہلے بھی حاضر ہوا تھا اور ساری نمائش دیکھی تھی۔ اس سے پہلے بھی دو تین نمائشیں دیکھی ہیں۔ اس دفعہ بڑے قرینے سے نمائش سجائی گئی ہے اور تنوع بھی ہے۔ آپ نے کہا کہ اس سے پہلے نمائشوں میں الیکٹرونکس کی اشیاء نمایاں ہوتی تھیں۔ اس دفعہ کمپیوٹر کے شعبے میں پہلے کی نسبت اضافہ ہے۔ آپ نے کہا کہ ایسی نمائشوں سے بڑے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ جو لوگ چیزیں بناتے ہیں اور نمائش میں آکر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں تو دیکھنے والے ان کی محنتوں کو سراہتے ہیں۔ اس سے بہت حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ اور تخلیقی صلاحیتوں کو ترقی ملتی ہے۔ اور دیگر لوگوں کو بھی شعور پیدا ہوتا ہے کہ وہ بھی ایسی چیزیں بنانے کی طرف توجہ کریں محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا اس دفعہ کمپیوٹر کا جو پروگرام مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ نے تیار کیا ہے وہ بڑا مفید ہے اس سے بچوں کی توجہ کمپیوٹر کی طرف بڑھے گی۔ اور مجھ جیسے بوڑھوں کو بھی دلچسپی پیدا ہو گی۔

آخر میں صاحبزادہ صاحب نے دعا کرائی۔ جس کے بعد آپ نے نماز عشاء پڑھائی۔ اس کے بعد حاضرین اور شرکاء میں طعام پیش کیا گیا۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی

اطفال سے ملاقات

ریکارڈ شدہ:- 16 فروری 2000ء
مرتبہ:- حافظ عبدالحلیم صاحب

سوال:- حدیث اور سنت میں کون سی چیز زیادہ اہم ہے؟

جواب:- سنت اور حدیث میں یہ فرق ہے کہ سنت حضور ﷺ کا وہ فعل ہے جو آپؐ اپنی زندگی میں کیا کرتے تھے۔ اور وہ پھر صحابہ کے عمل سے پھر آگے نچلے لوگوں سے پھر نچلے لوگوں سے۔ نسلاً بعد نسلٍ وہی سنت آگے چلتی چلی ہے۔ سنت بہرحال حدیث پہ اولیت رکھتی ہے۔

سوال:- حضور آپ نے فرمایا تھا کہ جب Dino Saur ڈائنو سار مرے تھے تو تیل بنا تھا جب انسان مرے گا تو اس کا کیا بنے گا۔

جواب:- اس کا تیل نہیں بنے گا۔ ڈائنو سار بہت نیچے دب گئے تھے۔ سو سو میل کے فاصلے پہ نیچے چلے گئے تھے۔ اور وہاں اتنا دباؤ تھا کہ اس دباؤ کی وجہ سے پگھل کے سب کچھ تیل بن گیا تھا۔ انسان کو تو اتنا نیچے نہیں گاڑتے۔ صرف تین چار فٹ نیچے گاڑتے ہیں۔ حضور انور نے ازراہ تفنن بچے کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:- کہیں تیل کی تلاش میں تم قبرستان نہ کھودنے لگ پڑنا۔

سوال:- اللہ تعالیٰ کے جو ننانوے نام ہیں وہ کیوں ہیں؟

جواب:- اللہ کے نام تو پتہ نہیں اور بھی کتنے ہوں گے۔ ہمیں ابھی تک ننانوے ملے ہیں۔ لیکن اگر تلاش کرو تو اور بھی بہت سے نام بن سکتے ہیں۔ جو ایلیمنٹس Elements ہوتے ہیں میٹلز وغیرہ یا زمین میں جو منرل Mineral نکلتے ہیں۔ ان کی پہلے تعداد ننانوے ہی ہوا کرتی تھی۔ اور پھر اب نئی ڈسکوریز Discoveries ہوتے ہوتے اب ایک سو بیس یا ایک سو پچیس کے قریب ہو گئے ہیں۔ اگر قرآن کریم پہ غور کرو گے تو میرا خیال ہے اور بھی نام نکلتے آئیں گے۔

سوال:- کیا دنیا ختم ہو گی اور کیسے؟

جواب:- دنیا ایک دفعہ ضرور ختم ہو جائے گی مگر جلدی نہیں۔ بہت دیر میں ہو گی۔ کیونکہ خدا کے سوا کسی کو بقا نہیں ہے مگر یہ کائنات کتنی ہی دفعہ Black Hole میں ڈوب چکی ہے پھر کئی دفعہ اس سے نکل چکی ہے تو جب کائنات Black Hole میں ڈوبے گی تو دنیا بھی ختم ہو جائے گی۔

سوال:- شیطان کیا ہے؟

جواب:- شیطان ایک تو انسان کے خون کے اندر ہوتا ہے۔ انسان کو دل کے اندر سے آواز آتی ہے کہ یہ برا کام کرو۔ وہ شیطان کہتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ خون کے اندر شیطان گھومتا ہے۔

فرمایا:- آپ کو باہر سے تو آواز نہیں آتی ہے نا کہ سکول نہ جاؤ یہ کرو وہ کرو۔ بری باتیں کرو۔ اندر سے ہی بعض دفعہ خواہش اٹھتی ہے۔ صبح نماز پہ اٹھنے کا دل نہیں چاہ رہا ہوتا تو انسان کہتا ہے چلو رہنے دو۔ تو یہ سب شیطان ہے۔ جب شیطان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا

ایک صحابی نے سوال کیا یا رسول اللہ ہر انسان کے اندر شیطان ہوتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ہاں۔ صحابی نے عرض کیا آپؐ کے بھی ہے آپؐ نے کہا ہاں مگر مسلمان ہو گیا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مجھے اندر سے کوئی بری بات کی آواز نہیں آتی۔ صرف اچھی باتوں کی آواز آتی ہے۔

شیطان کی بات ہو رہی ہے تو آپ کو شیطان کا لطیفہ سنا دوں۔

ایک لڑکا بہت شیطان تھا جو بہت شرارتیں کرے اس کو بھی شیطان کہتے ہیں۔ اس نے محلے والوں کو بڑا ہی تنگ کیا ہوا تھا۔ بہت ہی شیطان تھا۔ وہاں کے جو مولوی صاحب تھے انہوں نے کہا میرا خیال ہے تم اس پہ سختی کرتے ہو اسی لئے یہ شیطانی کرتا ہے اور باز نہیں آتا۔ تو اس کو میرے پاس بھیجو میں اس کو پیار سے سمجھاؤں گا۔ مولوی صاحب نے اس کو بلایا اور پیار سے کہا بچے اچھی اچھی باتیں کیا کرو۔ نیک بنو یہ وہ۔ پھر مولوی صاحب کو خیال آیا کہ اس کا نام تو پوچھوں انہوں نے کہا تمہارا نام کیا ہے۔ اس نے جواب دیا شیطان۔ یہ سن کر پہلے مولوی صاحب لاحول پڑھنے لگے پھر انہوں نے سوچا یہ تو بھاگ جائے گا۔ انہوں نے کہا تمہارا نام شیطان ہے یہ تو بہت پیارا نام ہے۔ شیطان نے کہا اچھا نام ہے تو پھر آپ اپنا رکھ لیں۔ میں کوئی اور نام رکھ لوں گا۔

سوال:- کیا وجہ ہے کہ ہم حضور ﷺ کے بعد چار خلفاء کو خلفاء راشدین کہتے ہیں باقیوں کو نہیں؟

جواب:- خلیفہ راشد کا مطلب ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے پوری طرح ہدایت پانے والے تھے اور سچائی پہ قائم تھے۔ اور جو بعد میں خلفاء بنے ہیں ان کا نام تو خلیفہ تھا لیکن ان میں سے بہت سے حاکم تھے، معاویہ وغیرہ۔ ان کا نام خلیفہ ہی رہا مگر وہ صرف سلطنت کے حاکم تھے۔ ان کے اور پہلی خلافت کا فرق ظاہر کرنے کے لئے یہ آیا ہے کہ پہلوں کو خلیفہ راشد کہتے ہیں اور باقیوں کو ویسے ہی خلیفہ۔

سوال:- اگر میں قرآن شریف نہ ختم کروں تو کیا ہو گا؟

جواب:- بہت بری بات ہے۔ آپ کی بدقسمتی ہے۔ ہر احمدی بچے کو قرآن شریف ختم کرنا چاہئے اور پھر آمین بھی ہونی چاہئے۔ قرآن تو اللہ میاں کی کتاب ہے اگر یہ نہیں پڑھیں گے تو باقی پڑھنے کا کیا فائدہ؟ پھر تو ساری پڑھائی بیکار ہے۔ قرآن کی طرف توجہ کرو اور پہلے خوب اچھی طرح اپنے ابا امی سے کہو کہ تمہیں قرآن سکھائیں۔ باقی تعلیم بھی آتی رہے گی مگر قرآن ضروری ہے۔

سوال:- حضور کا باکسنگ کے بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب:- میں تو کبھی باکسنگ نہیں کھیلا مگر یہ اچھی گیم نہیں ہے کیونکہ یہ وحشیانہ گیم ہے اس میں ناک کی ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں اور دانت ٹوٹ جاتے ہیں اور مصنوعی دانت پہننے پڑتے ہیں اور ناک کی ہڈی نکلوا کے پھسا ہوا ناک لوگ لئے پھرتے ہیں۔ اور اس کھیل میں مر بھی جاتے ہیں تو یہ کھیل جو ہے یہ بڑی وحشیانہ ہے مجھے تو پسند نہیں دیکھنا ٹھیک ہے دیکھ لو مگر کھیلنا کبھی نہیں ورنہ تمہاری اچھی بھلی شکل ہے بگڑ جائے گی۔

سوال:- حضور آپ کو ایم ٹی اے کا کون سا پروگرام اچھا لگتا ہے؟

جواب:- مجھے ایم ٹی اے کے سارے پروگرام اچھے لگتے ہیں۔ بچوں کی کلاس بچیوں کی کلاس، پہلے طب کی کلاس ہوا کرتی تھی قرآن کریم کی کلاس ہوا کرتی تھی اور بہت پروگرام ہمارے ایسے ہیں جن سے دنیا کو فائدہ پہنچا ہے۔ اور اردو کلاس کی تو بہت شہرت ہوئی ہے۔ اس سے ساری دنیا کے بچوں کی تربیت ہو رہی ہے۔ پھر ہفتے کی انگلش کلاس ہے۔

تو کتنی کلاسوں کا نام لوں۔ مجھے تو ساری کلاسیں اچھی لگتی ہیں۔ اور دنیا میں سب لوگ یہ دیکھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔

سوال:- اللہ میاں ہر کام کر سکتا ہے تو پھر شیطان کو کیوں نہیں مارتا؟

جواب:- شیطان کو نہیں مارنا چاہتا تاکہ لوگوں کو شیطان بہکائے اور وہ نہ بہکیں اور اللہ میاں کی طرف آجائیں تو ان کو جزاء ملے۔ تو مار تو سکتا ہے لیکن اس میں یہ حکمت ہے کہ اگر شیطان بالکل ہی مر جائے تو پھر انسان پیدا کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے پھر تو فرشتے ہی ہیں بدی کر ہی نہیں سکتے۔ اور ان کو کوئی جزاء بھی نہیں ملے گی۔

ایک انسان میں بدی کی طاقت بھی ہو اور نیکی کی طاقت بھی ہو اور وہ فیصلہ نیکی کا کرے اور اس کی نیکیاں برائیوں پہ غالب آجائیں تو پھر اس کو جنت کی جزاء ملتی ہے۔ اگر نیکی ہی کر سکتا ہے اور بدی کر ہی نہیں سکتا تو پھر کیا ثواب؟

سوال:- حضور آپ نے اب تک رمضان میں قرآن کریم کے جو درس دیئے ہیں کیا وہ چھپیں گے؟

جواب:- میرا خیال ہے ابھی تک تو خلاصے ہی چھپتے ہیں تو کسی وقت توجہ دلانا یہ پروگرام بھی دیکھیں گے۔ یہ تو کافی بڑا کام ہے۔

سوال:- ہومیو پیتھک ادویات جانوروں پر کیسے اثر کرتی ہیں؟

جواب:- ہومیو پیتھک کی جو دوائیں ہیں جانوروں پر بالکل اسی طرح اثر کرتی ہیں جس طرح انسانوں پر کرتی ہیں اور انسانوں پہ اسی طرح اثر کرتی ہیں جس طرح جانوروں پر کرتی ہیں۔ اور اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے۔ کہ ایسی ہومیو پیتھک دوا جس میں اصل دوا کا کوئی نشان نہ ہو وہ بڑی بڑی بھینسوں کے اوپر ایسا اثر کرتی ہے۔ کہ آدمی دیکھ کے حیران ہو جاتا ہے چارے کو اگر پورا پانی نہ ملے تو اس کے اندر ایک تیزاب پیدا ہو جاتا ہے جس سے جانوروں کو اپھارہ ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں شکنجہ آجاتا ہے۔ شکنجہ پڑنے کی یہ دوا کرتے ہیں کہ قصائی کو بلا لیتے ہیں وہ پیٹ میں چھری مارتا ہے اور ہوا بھی نکل جاتی ہے اگر وہ مرنے لگتا ہے تو اس کو ذبح کر لیتے ہیں ہومیو پیتھک دوائی ہو تو اس کی ضرورت نہیں ہے کالچیکم 200 طاقت میں ایک خوراک دے دو تو اسی وقت جانور کو ڈکار وغیرہ آنے لگ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتے ہیں اور اس کے دونوں طرف کے شکنجے کھل جاتے ہیں تو یہ اچھا علاج ہے جو جانوروں میں بہت کام کرتا ہے۔ انسانوں میں بھی۔ مگر انسانوں میں کم کیونکہ انسانوں میں مزاجوں کے زیادہ فرق ہوتے ہیں عادتیں الگ الگ ہوتی ہیں کچھ ایلوپیتھک دواؤں کے بھی اثر ہوتے ہیں اگر کسی نے ہومیوپیتھک آزمانی ہو اور یقین نہ ہو تو جانوروں پر آزما سکتے ہیں۔

جانوروں میں ایک بیماری ہے جسے سینگ کا کینسر کہتے ہیں۔ اور اس کا کوئی علاج نہیں بتاتے وہاں ربوہ میں میرے دوست ہوتے تھے غلام مصطفیٰ صاحب ان کو ڈنگر ڈاکٹر کہتے تھے یعنی جانوروں کے ڈاکٹر انہوں نے بتایا کہ اس بیماری کا کوئی علاج نظر نہیں آرہا ایلوپیتھک میں کوئی علاج نہیں ہے۔ میں نے پڑھا تھا کہ ہومیوپیتھک میں اس کا علاج ہے۔ سورائینم' ایک جانور ان کے علم میں تھا بہت قیمتی بیل تھا یا بڑی قیمتی گائے تھی اس کے سینگ میں کینسر ہو گیا تھا اور اس نے چند دنوں میں مر جانا تھا۔ میں نے اس کو ایک خوراک دی تو وہ ایک خوراک ہی سے ٹھیک ہو گیا۔ پھر و، ڈاکٹر صاحب وہی دوائیاں لے کر پھرتے تھے جس گاؤں میں کینسر مل جاتا تھا اس کو فوراً دوائی دے دیتے تھے اور ان کی رپورٹ تھی کہ سب ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

میں نے تو بہت آزما کے دیکھا ہے کسی کو اگر ہومیوپیتھک پہ یقین نہ آتا ہو تو وہ جانوروں پہ تجربہ کر کے دیکھ لے۔

سوال:۔ ہمیں کس قسم کی کہانیاں پڑھنی چاہئیں؟

جواب:۔ بچپن میں ہر قسم کی کہانیاں پڑھنی چاہئیں انسان کو ان سے بہت سبق ملتے رہتے ہیں۔ زیادہ تر تو بچوں کو پریوں اور جنوں والی کہانیاں پسند ہیں۔ جتنے بڑے ہوتے جاتے ہیں۔ پھر اچھی اچھی کہانیاں پڑھنے کا بھی شوق ہوتا جاتا ہے۔ سب سے پیاری کہانیاں تو وہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے بیان کی ہوئی ہیں۔ وہ تشحیذ میں آتی ہیں۔ وہ پڑھا کریں اس سے آپ کو بہت مزہ آئے گا پھر حضرت مسیح موعود (۔) نے کئی پرانے لوگوں کی کہانیاں بیان کی ہوئی ہیں وہ بھی ایک بہت اچھا تربیت کا طریقہ ہے۔ تو رفتہ رفتہ Taste اچھا ہوتا چلا جاتا ہے۔

سوال:۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے علاوہ کسی اور جگہ بھی کوئی جاندار مخلوق رہتی ہے۔ حضور میرا سوال یہ ہے کہ یہ کس قسم کی مخلوق ہے اور ان کو اکٹھا کرنے سے کیا مراد ہے؟

جواب:۔ حضور انور نے بچے کو متوجہ فرمایا کہ آیت پڑھنے سے پہلے اعوذ باللہ کیوں نہیں پڑھا چنانچہ آپ کے ارشاد کی تعمیل میں بچے نے اعوذ باللہ پڑھ کر آیت پڑھی۔

قرآن کریم نے جو لفظ دآبۃ استعمال کیا ہے اس کا مطلب ہوتا ہے خشکی پر چلنے پھرنے والے جانور۔ وہ کس شکل کے ہوں گے کس Metal کے بنے ہوں گے کیا ان کا دماغ ہو گا کیسا دماغ ہو گا یہ تفصیلیں نہیں ہیں۔ لیکن یہ فرمایا ہے جب اللہ چاہے گا اس دنیا کی مخلوق کو اور دوسری دنیاؤں کی مخلوق کو اکٹھا کر دے گا۔ اب اکٹھا کرنے کا لفظ بڑا معنیٰ خیز ہے اکٹھا کرنے کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ درمیان میں کسی ستارے پر کسی جگہ اکٹھے ہوں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس دنیا میں اکٹھے ہو جائیں وہ یہاں پہلے پہنچ جائیں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ وہاں ان کے ہاں چلے جائیں۔ تین مطلب تو اس کے ظاہری طور پر یہ ہو سکتے ہیں اور ایک معنوی مطلب ہے Metaphorical اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں معلومات کے ذریعے اکٹھے ہو جائیں گے یعنی آپس میں سلسلہ اور رابطہ شروع ہو جائے گا۔ وہ رابطہ ریڈیو سگنلز کے ذریعے اور کئی طریقوں سے ہو سکتا ہے۔ تو جب یہ پیشگوئی پوری ہو گی تو اس وقت تو انشاءاللہ ہم دیکھ لیں گے مگر چودہ سو سال پہلے جب قرآن کریم نازل ہوا اس وقت کوئی انسان سوچ سکتا تھا کہ کوئی مخلوق آسمان پہ بھی ہو گی کوئی وہم بھی نہیں کر سکتا تھا زمین آسمان کا بالکل اور تصور تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ کلام خدا کا کلام ہے۔

سوال:۔ کیا حج کرنے سے پہلے عمرہ کرنا چاہئے یا عمرہ حج کا ہی حصہ ہے؟

جواب:۔ ضروری نہیں۔ دو تین قسم کے حج ہیں ایک حج ایسا ہوتا ہے جس میں کوئی عمرہ نہیں صرف حج کیا اور واپس آ گئے۔ حج کا پورا ثواب ملتا ہے بعض لوگ اس طرح کرتے ہیں کہ عمرہ الگ وقت میں کیا۔ حج الگ وقت میں۔ درمیان میں کئی مہینوں کا فاصلہ ہو جاتا ہے اس کو بھی حج اور عمرہ کہتے ہیں مگر فاصلے والا عمرہ۔ ایک حج ایسا ہوتا ہے جس میں عمرے کے ساتھ ہی حج ملا ہوا ہوتا ہے احرام باندھنے کے بعد آدمی پھر عمرہ کرنے کے بعد واپس نہیں آتا انتظار کرتا ہے کہ حج کا وقت شروع ہو جائے تو یہ سب سے اعلیٰ قسم کا حج سمجھا جاتا ہے۔

سوال:۔ جب آپ چھوٹے تھے تو آپ کو کیا بننے کا شوق تھا مثلاً ڈاکٹر وغیرہ؟

جواب:۔ میری امی کو شوق تھا کہ میں ڈاکٹر بن جاؤں مجھے تو شوق نہیں تھا۔ بالکل ڈاکٹر بننے کا شوق نہیں تھا۔ میری طبیعت آزاد تھی اور آزاد رہنا چاہتا تھا ویسے تو میں ڈاکٹر نہیں بنا۔ کوشش کی تھی مگر فیل ہو گیا تھا۔ اس لئے اللہ میاں نے مجھے ہومیوپیتھک ڈاکٹر بنا دیا اس رنگ میں خدا نے میری والدہ کی خواہش پوری کر دی۔

حسنین طاہر صاحب۔ فرینکفرٹ

جلسہ سالانہ جرمنی 1999ء کو دیکھنے والے

ایک مہمان کے تاثرات

ع

مغرب سے نکلتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

امسال جرمنی کی احمدیہ جماعتوں کا سالانہ جلسہ اگست کی 20'21'22 تاریخ کو منعقد ہوا۔ میں ان دنوں ایک "صنعتی نمائش" میں حصہ لینے اور اپنا مال فروخت کرنے کے آرڈر حاصل کرنے کے لئے فرینکفرٹ (جرمنی) آیا ہوا تھا۔ یہ حقیقت ہے کہ میں اور میرا خاندان احمدیہ جماعت کے بارے میں کسی قسم کی حسن ظنی نہیں رکھتے تھے۔ میں یونہی ایک عزیز کی دعوت پر جلسہ اور جلسے کے انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے چلا آیا۔ مگر جب تقاریر سنیں۔ انتظامات دیکھے۔ ربط و ضبط کا اہتمام دیکھا۔ شرکاء جلسہ کی قربانیاں دیکھیں تو میرے تاثرات احمدیوں کے بارے میں بدل گئے جواب کچھ یوں ہیں:۔

(1) امام جماعت احمدیہ مرزا طاہر احمد نے جماعت ہائے احمدیہ جرمنی کی ایسی تربیت کی ہے کہ ہر رکن کا ہر فعل دینی ہو گیا ہے۔

(2) افتتاحی اور اختتامی خطاب (جلسہ سے) عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت نے جرمن زبان میں کیا۔ حاضرین میں سے نوے فیصد جرمن زبان نہیں سمجھتے تھے لیکن اس کے باوجود کوئی آنکھ نہیں پھڑکی۔ کوئی کان نہیں ہلا۔ سب اطمینان سے بیٹھے سنتے رہے۔

(3) تمام تقاریر صاف' ستھری اور عشق رسول اکرم ﷺ سے بھرپور تھیں۔ کسی مقرر نے کسی اختلافی مسئلہ کو چھوا تک نہیں۔

(4) عام طور پر جماعت احمدیہ کے امام جرمنی کے جلسہ سالانہ میں شرکت فرمایا کرتے ہیں مگر اس دفعہ وہ ناروے کے دورے پر ہیں۔ اس کے باوجود 22 تاریخ کو حاضرین کی تعداد بیس ہزار سے متجاوز تھی۔

(5) بہت سی غیر ملکی خواتین (البانین اور بوسنین) جو اپنے ہم وطنوں کی دعوت پر جلسہ دیکھنے آئی تھیں اپنے روایتی مختصر لباس میں تھیں لیکن کیا مجال جو حاضرین یا ڈیوٹی پر متعین نوجوانوں نے انہیں آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا ہو۔

(6) جلسہ کے ایام میں ایک روز یعنی 21/22 کی درمیانی شب کو کوئی بارہ بجے کے قریب تین چار بسیں غیر ملکی مہمانوں سے بھری ہوئی آ گئیں۔ جن میں زیادہ تر بوسنین اور البانین مرد اور خواتین سوار تھے۔ یہ لوگ غیر متوقع طور پر جلسہ گاہ میں پہنچے تھے ان کی رہائش کے لئے خیمے تو تھے لیکن بستر یعنی زمین پر بچھانے کے لئے فوم کے گدے اور کمبل تھوڑی تعداد میں بچے تھے کیونکہ پہلے ہی مہمان کافی تعداد میں آ چکے تھے۔ اور سٹاک میں جمع بستروں کا بیشتر حصہ ان میں تقسیم کیا جا چکا تھا۔ مگر منتظمین میں سے ایک حاضر دماغ منتظم نے میگافون لیا اور ہر خیمہ کے پاس جا کر اعلان کیا کہ اس وقت کچھ مہمان اچانک آ گئے ہیں اور ہمارے پاس ان کے لئے بستر نہیں ہیں۔ اے پہلے سے آئے ہوئے مہمانو! تم اس بزرگ کی قائم کردہ جماعت ہو۔ جس نے کسی ایسے ہی موقعہ پر اپنے ایک نوعمر فرزند کے ساتھ ایک کوٹ میں رات بسر کی تھی" اس آواز کا سننا تھا کہ مہمانوں نے نہ صرف یہ کہ انتظامیہ کی طرف سے ملے ہوئے بستر واپس کر دیئے بلکہ کئی مہمانوں نے اپنے ذاتی کمبل بھی انتظامیہ کو پیش کر دیئے اور خود تنگی ترشی سے رات بسر کی۔

(7) 20۔ اگست کے اجلاس کے اختتام پر حاضرین جلسہ سے ترکی کے زلزلہ زدگان کے لئے چندہ کی اپیل ہوئی اور 21۔ اگست کو دوسرے اجلاس کے اختتام پر سٹیج سے اعلان کیا گیا کہ 29 ہزار مارک جمع ہو چکے ہیں اور مزید ادائیگی جاری ہے کئی خواتین نے اپنے زیور چندے میں دے دیئے چنانچہ ایک وفد ریجنل مشنری کی قیادت میں ترکی بھجوایا گیا جس نے ترکی پہنچتے ہی یونیورسٹی کے طلبہ اور مقامی احمدی احباب کی مدد سے رفاہی کام شروع کر دیا اور جناب امیر صاحب جرمنی کو بذریعہ فیکس اپنی کارکردگی کی اطلاع دینی شروع کی۔

(8) یہ بھی سننے میں آیا کہ امام نے جرمنی کی جماعتوں کو 2001ء تک ایک صد بیوت الحمد کا ٹارگٹ دیا ہے۔ ان میں سے 3 کے نقشے منظور بھی ہو چکے ہیں اور تعمیر شروع ہے.... اس ٹارگٹ کا ایک مقامی احمدی سے ذکر چھڑا تو اس نے کہا "اس ٹارگٹ کو پورا کرنے کے لئے انشاء اللہ تن من دھن کی بازی لگا دی جائے گی اور جرمنی کی فضائیں پانچ وقت توحید باری تعالیٰ کے اعلان سے گونجا کریں گی۔

(9) میرے اس عزیز کا بھلا ہو کہ اس نے مجھے بلاوجہ بدظنی اور تعصب سے نجات دلائی... جلسہ کی کارروائی سننے کے بعد مجھے اس بات کا شدید احساس ہوا کہ یہ جماعت (دین) کی بڑی خدمت کر رہی ہے۔ آئندہ میں اپنا جرمنی میں تجارتی دورہ جلسہ کے ایام ہی میں رکھا کروں گا۔ ان لوگوں کے اخلاق و اطوار بڑے پرکشش ہیں یونہی تو مغرب کے لوگ ان کے دلدادہ نہیں ہوئے جاتے۔ (ہفت روزہ لاہور 11 دسمبر 99ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اپنے وطن کی سیر

نعیم طاہر سون صاحب

کھیوڑہ- کوہستان نمک کی سیر

900 فٹ بلند، 17 منزلوں کی حامل، 120 کلو میٹر لمبی اور 327 ق.م پرانی کان

انیسویں صدی میں غالب نے کہا تھا۔

زخم پر چھڑکیں کہاں، طفلان بے پروا نمک
کیا مزا ہوتا، اگر پتھر میں بھی ہوتا نمک

مرزا اسد اللہ خان غالب کے زمانے میں ذرائع مواصلات اتنے جدید نہیں تھے اور پھر زیر زمیں چھپے خزانے بھی ابھی پوری طرح دریافت نہیں ہو پائے تھے وگرنہ غالب یہ جان کر بہت مزا اٹھاتا کہ واقعی خدا نے پتھر میں نمک رکھا ہے۔

کوہستان نمک جس میں دنیا کا 80% قدرتی نمک پایا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ کھیوڑہ سے چند کلو میٹر مشرق میں باغانوالہ ضلع جہلم سے شروع ہو کر مغرب میں کالا باغ ضلع میانوالی تک پھیلا ہوا ہے۔ یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ ضلع جہلم سے ضلع میانوالی تک 260 کلو میٹر لمبا اور 16 کلو میٹر چوڑا نمک کا ایک وسیع پہاڑی سلسلہ ہے جس میں سب سے بلند کھیوڑہ ہے جو 900 میٹر بلند ہے اس سلسلہ ہائے کوہ کی دیگر کانوں میں غریب وال وڑچھہ، (ضلع خوشاب) اور کالا باغ زیادہ مشہور ہیں۔

کان نمک کھیوڑہ۔ لاہور سے 260 کلو میٹر جبکہ راولپنڈی سے 160 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔

محتاط اندازے کے مطابق 327 ق.م (قبل مسیح) میں پہلی بار کھیوڑہ کے مقام پر نمک کی دریافت ہوئی۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ سکندر اعظم کا ستارہ عروج پر تھا اور وہ دنیا کے ایک بڑے حصے کا شہنشاہ تھا۔

صدیوں سے کان نمک کھیوڑہ سے نمک کی پیداوار حاصل کی جا رہی ہے اس کے باوجود قدرت کا یہ بے بہا خزانہ ختم ہونے میں نہیں آتا۔ سکندر اعظم کی فوج کے ایک جرنیل جس کا نام "سیلوکس" تھا، نے اپنی سوانح عمری میں لکھا "دریائے جہلم کے قریب نمک کے پہاڑ ہیں جہاں سے لوگ لذیذ نمک حاصل کرتے ہیں۔"

بحوالہ (کان نمک۔ کھیوڑہ، ایک تعارف، ایک تاریخ ناشر پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن۔ تحصیل پنڈ داد نخان۔ پنجاب)

یہ تاریخی دستاویز اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ کان نمک کھیوڑہ اور اس کے گرد و نواح سے 327 ق.م سے نمک حاصل کیا جا رہا ہے۔

کان کھیوڑہ کی تاریخ

مستند تاریخی حوالوں سے یہ بات ثابت ہے کہ کھیوڑہ کان کے کان کن تیرھویں صدی عیسوی میں یہاں مستقلاً آباد ہوئے اور غیر سائنسی بنیادوں پر اس پہاڑ سے نمک کی کٹائی جاری رکھی۔ پہلے پہلے نمک سروں پر رکھ کر اور گھوڑوں اور خچروں کے ذریعہ کان سے باہر نکالا جاتا تھا۔

سولہویں صدی میں اسپ خان نے مغل شہنشاہ اکبر اعظم کو اس شرط پر نمک کے اس پہاڑ کی تفصیلات فراہم کیں کہ بادشاہ اس کو انعام کے طور پر تمام کو ہکنوں کے معاوضے کے برابر رقم دے گا۔ بعد ازاں کھیوڑہ کا ذکر "آئین اکبری" میں بہت تفصیل سے آیا ہے۔

1809ء میں کان نمک کھیوڑہ سکھوں کی عملداری میں چلی گئی اور مہاراجہ رنجیت سنگھ نے اس پر کافی ٹیکس لگا دیا۔ اور تقریباً سولہ لاکھ روپے سالانہ نمک پر محاصل کی صورت میں وصول کرنے لگ گیا۔

1849ء میں پنجاب پر قبضہ کے بعد یہ کان انگریزوں کے تصرف میں آگئی۔ اس وقت نمک کی سالانہ پیداوار ساڑھے پانچ ہزار میٹرک ٹن سالانہ تھی۔ اور نمک گھوڑوں، گدھوں اور خچروں پر لاد کر دریا تک اور بعد ازاں کشتی کے ذریعہ دریائے جہلم کے اس پار میانی منڈی پہنچایا جاتا تھا۔ جہاں اس کی بہت بڑی مارکیٹ تھی۔ اسی وجہ سے میانی کو نمک میانی یا لون میانی بھی کہا جاتا ہے۔ یہاں سے نمک مال گاڑیوں کے ذریعہ پورے ہندوستان اور دیگر ممالک میں بھیجا جاتا تھا۔

چونکہ کھیوڑہ کے پہاڑ نمک کے حامل ہیں۔ اس لئے یہاں سے نکلنے والے چشمے بھی سخت نمکین تھے۔ مقامی آبادی صاف پانی کے لئے بہت دقت محسوس کرتی تھی چنانچہ 1853ء میں یہاں کی آبادی کے لئے مٹھاپتن سے لکڑی کی ایک نالی کے ذریعہ پینے کا پانی یہاں مہیا کیا گیا۔

1856ء میں کھیوڑہ اور پنڈ داد نخان کے درمیان سڑک کی تعمیر کی گئی تاکہ نمک کی ترسیل اور بار برداری کو آسان بنایا جا سکے۔

1872ء میں پہلی دفعہ کان نمک کھیوڑہ پر ماہر اور تعلیم یافتہ مائننگ انجینئر مقرر کیا گیا اور نمک کی پیداوار بڑھانے کے لئے کان کنی کو سائنسی اور جدید خطوط پر استوار کیا گیا۔

87-1886ء میں نواحی گاؤں "ہرن پور" کے نزدیک دریائے جہلم پر پل تعمیر کر کے کھیوڑہ کو ریل کے ذریعہ برصغیر کے تمام حصوں سے منسلک کر دیا گیا اور اس طرح 90-1889ء میں نمک کی پیداوار پچاس ہزار میٹرک ٹن سالانہ سے تجاوز کر گئی۔ 1902ء میں نمک تراشوں یعنی کان کنوں کو علاج معالجہ کی سہولت بہم پہنچانے کے لئے ایک ہسپتال تعمیر کیا گیا 1914ء میں نمک کی پیداوار تقریباً 80 ہزار میٹرک ٹن سالانہ تک جا پہنچی۔

1918ء میں ایف۔ ڈی۔ ریڈ مائننگ انجینئر نے دو عدد سٹیم انجن خرید کر کان نمک سے اس کے ذریعہ نمک نکالنا شروع کیا۔ اس وقت ماحولیاتی آلودگی کا تصور ابھی مبہم تھا۔ اور اس بارے میں کوئی خاص آگاہی نہ تھی۔ اور یہ دھواں اگلتے انجن کان کنوں کو پیچیدہ امراض میں مبتلا کر رہے تھے۔ اس زہریلے دھویں کے نشانات کان میں اب تک دیکھے جا سکتے ہیں۔ 25-1924ء میں کان نمک کو بجلی فراہم کرنے کے لئے 500 ہارس پاور کے دو جنریٹر نصب کئے گئے جو ڈیزل سے چلتے تھے۔ اور اس طرح غار کے اندر تاریکی بڑی حد تک کم ہو گئی۔ دھواں چھوڑنے والے انجنوں سے نجات مل گئی اور کان سے نمک کی نکاسی جدید مشینری کے ذریعہ ہونے لگی۔ جبکہ 1800 کلو واٹ بجلی کی پیداوار کے پیش نظر نمک کو ریلوے ویگنوں میں بھرنے کے لئے باہر بھی ایک خود کار نظام متعارف کروایا گیا۔

1932ء میں نمک کی دیواروں کو چیرنے والے آرے درآمد کئے گئے جس سے نمک کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ اور 40-1939ء میں نمک کی نکاسی ایک لاکھ میٹرک ٹن سے تجاوز کر گئی۔ اس وقت کان نمک کھیوڑہ پورے برصغیر میں نمک کی ضروریات کو بخوبی پورا کر رہی تھی۔ 34-1933ء میں سٹیم انجنوں سے نجات کا سال تھا۔ اور نیا الیکٹرک لوکو انجن لوہے کے چھکڑوں کو لئے اڑھائی فٹ چوڑی لائن پر رواں دواں تھا۔

1947ء میں آزادی کا سورج طلوع ہوا۔ انگریزوں کی غلامی سے نجات ہوئی۔ ایشیا بلکہ دنیا کی سب سے بڑی قدرتی کان نمک کے تمام تر امور پاکستانی انجینئروں کے ہاتھ آئے۔

1971ء میں واپڈا نے کان کو بجلی فراہم کر دی۔ اور یوں جنریٹر اب صرف ایمرجنسی یا بجلی کے فیل ہونے کی صورت میں استعمال ہوتے ہیں۔

کان کا اندرونی حدود اربعہ اور موسم

کان نمک۔ کھیوڑہ براعظم ایشیا کی ایک وسیع ترین غار ہے جس میں لاہور کی موجودہ آبادی کے تمام مرد و زن کے بیک وقت غار میں بیٹھنے کی گنجائش ہے۔

موسم گرما میں جب سورج اپنی تمام تر حشر سامانیوں سے طلوع ہوتا ہے اور دھرتی کے باسیوں پر شعلوں کے سرخ نیزے برسا رہا ہوتا ہے۔ اس غار کا اندرونی موسم ٹھنڈا ہوتا ہے۔ اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے جسم و جان کو نئی توانائیوں سے روشناس کروا رہے ہوتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہیں قریب اے۔ سی چل رہا ہے۔ سردیوں میں جب باہر طوفان باد و باراں ہوتا ہے اور شدید ٹھنڈ پڑ رہی ہوتی ہے اس کان کے اندر داخل ہوتے ہی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی نرم و گرم لحاف میں جا دبکا ہو۔

کھیوڑہ۔ کان نمک کے تمام تر حصوں کی سیر کرنا ناممکن ہے۔ اب تک 17 منزلوں کے جتنے حصوں سے نمک نکالا جا چکا ہے اس کی لمبائی تقریباً 120 کلو میٹر بنتی ہے۔ جبکہ اتنا ہی نمک ستونوں کی شکل میں کھڑا ہے۔ جن پر تمام پہاڑ کا بوجھ ہے۔ اور کئی سو سالوں تک ہماری ضروریات پورا کرنے کے لئے کافی ہے۔

اس غار کے اندر سترہ (17) منزلوں میں دن رات نمک کی کھدائی کا کام جاری رہتا ہے اور بجلی سے چلنے والی ریل گاڑی کے ذریعہ نمک کان کے دھانے تک لایا جاتا ہے۔ جہاں سے اس کی ترسیل ملک بھر میں ہوتی ہے۔

روزمرہ زندگی میں نمک کا استعمال

قدرتی نمک کی پیداوار کا صرف پانچ فیصد حصہ خوردنی نمک کے طور پر استعمال ہوتا ہے جبکہ دیگر 95% حصہ نمک دیگر صنعتی ضروریات میں استعمال ہوتا ہے۔ اس کے باوجود اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ بنیادی طور پر نمک کو پہلے صرف خوردنی ضروریات کے لئے استعمال میں لاتے تھے۔ اور آج سے تین ہزار سال قبل بھی لوگ مچھلی کو نمک لگا کر استعمال کرتے تھے۔

نمک کھانے کے علاوہ خوراک کو محفوظ کرنے، سوڈا ایش بنانے، مختلف کیمیکلز بنانے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیشہ اور جہاز سازی کی صنعت، کھالوں کی حفاظت، صابن کی تیاری جیسے تقریباً 1400 مراحل میں استعمال ہوتا ہے۔

سالانہ پیداوار نمک

آج کل نمک کی سالانہ پیداوار تقریباً تین لاکھ میٹرک ٹن ہے۔ 1996ء میں کان نمک کھیوڑہ سے نمک کی پیداوار کے تمام سابقہ ریکارڈ توڑ دیئے گئے۔ چنانچہ اس سال 337,382 میٹرک ٹن نمک کی نکاسی کی گئی۔

اس وقت کھیوڑہ کی کان سے نکلنے والے نمک کا 95% حصہ ICI کے صنعتی یونٹ کھیوڑہ میں استعمال ہوتا ہے جہاں تقریباً 600 ٹن سوڈا ایش روزانہ تیار ہوتا ہے۔

سیاحوں کا کھیوڑہ

جب آپ کھیوڑہ پہنچتے ہیں اور ٹکٹ لے کر کان میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے جو چیز آپ کو کان کے مرکزی دروازے کے دائیں جانب نظر آتی ہے وہ کان کا نقشہ ہے۔ کان کے اندر کا ماحول قدرے تاریک ہے۔ گو بجلی کا انتظام موجود ہے۔ جب ایک آدمی باہر سے اندر جائے تو اس کو ایک تاریک غار میں کچھ بجھائی نہیں دیتا حتیٰ کہ دو تین منٹ تک انسان بہت احتیاط سے چلتا ہے پھر آپ کی آنکھیں اس ماحول سے آشنا ہو جاتی ہیں اور ہر چیز روشن اور واضح ہونی شروع ہو جاتی ہے۔

کان کی کل لمبائی (اب تک جو کھدائی ہو چکی ہے) 120 کلو میٹر سے زائد ہے۔ سیاحوں کے لئے صرف تین کلو میٹر کا علاقہ مختص کیا گیا ہے کان کا مرکزی دروازہ پار کرنے کے پانچ سے سات منٹ کے اندر کان دو بڑے راستوں میں بٹ جاتی ہے۔ اس جگہ کو لالہ موسیٰ جنکشن کا نام دیا گیا ہے۔ اسی طرح دیگر اہم چوراہوں اور مختلف مقامات کو مختلف دلچسپ نام دیئے گئے ہیں۔

چاندنی چوک

لالہ موسیٰ جنکشن سے 25 سو فٹ دور چاندنی چوک نامی چوراہا ہے یہاں سے کان چار راستوں میں بٹ جاتی ہے چاندنی چوک سے ایک راستہ بادشاہی مسجد کی طرف جاتا ہے دوسرا راستہ "پل صراط" اور "شیش محل" کو جاتا ہے۔

بادشاہی مسجد

چاندنی چوک سے دائیں طرف کو جائیں تو مختلف رنگوں کے نمک سے بنائی گئی اینٹوں کی ایک خوبصورت مسجد ہے۔ جس میں باقاعدہ صفیں بچھا کر نماز کا انتظام کیا گیا ہے۔ سیاح یہاں نماز اور نوافل ادا کر سکتے ہیں۔

اینٹوں کی دیواریں کسی مصالحے کے بغیر خالی نمک کی بڑی بڑی اینٹوں کو ترتیب دے کر بنائی گئی ہیں۔ درمیان میں خلا رکھا گیا ہے جس میں بجلی کے بلب نصب ہیں۔ جب مسجد کی بجلی آن کی جاتی ہے تو مختلف رنگوں کا نمک منشور کی طرح مختلف رنگوں کی خوبصورت روشنیاں بکھیرتا ہے۔ انسان قدرت کے اس شاہکار کو دیر تک دیکھتے رہنا پسند کرتا ہے۔

شملہ پہاڑی

بادشاہی مسجد کے قریب ہی اوپر والی منزلوں سے نمکین پانی مسلسل رستے رہنے سے وہ پانی جم کر ایک سفید خوبصورت پہاڑی سی بن گئی ہے جسے شملہ پہاڑی کہا جاتا ہے۔ دور سے دیکھنے سے یہ سفید برف سی جمی نظر آتی ہے۔ شملہ پہاڑی کی اونچائی سات فٹ سے بلند ہے اور اس بلندی سے رسنے والا پانی ہر لحہ اضافہ کرتا جاتا ہے۔

سالٹ گریپس (انگوری باغ)

شملہ پہاڑی کے قریب ہی ایک اور خوبصورت چھوٹی سی پہاڑی نظر آتی ہے۔ یہ پہاڑی بھی اوپر سے رسنے والے نمک سے بنی ہے اس جگہ قطرے برسات میں ٹپکنے والے مکان کی طرح وقفہ وقفہ سے ٹپکتے ہیں اور ان کے اندر ایک خلا سا رہ جاتا ہے قطرے بیضوی انڈے جیسے ہو جاتے ہیں اور چونکہ بہت سے قطرے جڑے ہوئے ہیں اور پہاڑی سی بنی ہوئی ہے دور سے لگتا ہے جیسے انگوروں کا بہت بڑا گچھا ہے۔ ان میں سے بعض قطرے پہلے سے گرے ہوئے قطروں سے مل جاتے ہیں اور بعض پوری طرح نہیں ملتے۔ بعض قطرے اندر سے کھوکھلے ہوتے ہیں اور بعض سالڈ ہوتے یعنی اندر سے پورے طور پر بھرے ہوتے ہیں۔

کہتے ہیں ایک دفعہ مشہور شاعر احسان دانش کان کو دیکھنے آئے۔ وہ اس انگوری باغ کے منظر سے بہت متاثر ہوئے انہوں نے اوپر سے گرتے ہوئے قطروں کو "اشک نمک" نیچے گرے ہوئے ٹھوس قطروں کو "آہ نمک" جو قطرے اندر سے ٹھوس تھے انہیں "وصال نمک" اور جو قطرے اندر سے کھوکھلے تھے انہیں "فراق نمک" کا نام دیا۔

بھاٹی گیٹ

نمک کی دیوار میں لکڑی کا چھوٹا سا دروازہ لگایا گیا ہے جو بھاٹی گیٹ کہلاتا ہے۔

اسمبلی ہال

جونہی آپ کان کے اندر بھاٹی گیٹ پار کرتے ہیں تو آپ ایک بہت بڑے ہال نما کمرے میں داخل ہو جاتے ہیں یہ کمرہ اسمبلی ہال کہلاتا ہے۔

اسمبلی ہال کے بننے کا قصہ یوں ہے کہ پہلے اوپر سے نمک کھودتے رہنے سے ایک بہت بڑی کھائی سی بن گئی پھر جب منظم طریقے سے پچاس فٹ کھدائی اور پچاس فٹ چھت کے طور پر چھوڑ کر منزلیں بنائی گئیں تو یہ بے ترتیب کھائی ایک ہال نما کمرہ بن گئی۔

اسمبلی ہال چھٹی منزل پر واقع ہے اس کی اونچائی 235 فٹ اور چوڑائی صرف 35 فٹ ہے۔ اس میں پانچویں منزل تک رسائی کے لئے نمک کی 167 سیڑھیاں بنائی گئی تھیں۔ چونکہ سیاحوں کے اوپر سے نیچے گرنے کا خطرہ ہو سکتا تھا اس لئے اب 22 سیڑھیوں کے بعد باقی سیڑھیاں توڑ دی گئی ہیں۔ اس اسمبلی ہال میں آواز گونجتی ہے اس کی دیواروں پر نہایت مہارت سے پچی کاری کی گئی ہے۔ اسمبلی ہال کی چھت سے پانی رسنے سے چھت سے لے کر زمین تک نمک کے پائپ بنے ہوئے نظر آتے ہیں۔ انسان کی عقل ان قدرتی بنے ہوئے پائپوں کو دیکھ کر دنگ رہ جاتی ہے۔ یہ پائپ قلموں کی شکل میں چھت سے لٹکے جابجا نظر آتے ہیں۔

پانی کے تالاب

کان میں پانی کے چشمے ہونے کی وجہ سے مختلف جگہوں سے پانی رستا رہتا ہے۔ اور بعض جگہوں سے یہ بہت زیادہ مقدار میں رستا ہے جس کی وجہ سے مختلف گڑھے جو کھدائی سے وجود میں آئے وہ تالاب بن چکے ہیں۔ بڑے تالابوں کی تعداد 40 ہے۔ اگر چھوٹے چھوٹے تالاب بھی شامل کر لئے جائیں تو کل 80 کے لگ بھگ تالاب ہیں جو کان کی سیر کے دوران جابجا دائیں بائیں نظر آتے ہیں۔ گھبرایئے نہیں اگر خدانخواستہ آپ ان میں سے کسی تالاب میں گر جائیں تو ڈوبیں گے ہرگز نہیں کیونکہ اس پانی کی کثافت بہت زیادہ ہے۔ آپ باسانی پانی سے باہر نکل آئیں گے۔ پانی میں نمکیات کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ کو وقتی طور پر جسم پر جلن کا احساس ہوگا جسے آپ صاف پانی سے نہا کر دور کر سکتے ہیں۔

نظام ہوا داری

کان میں ہوا داری کا نظام بہت اچھا ہے۔ تازہ ہوا کی آمد اور کاربن ڈائی آکسائیڈ ملی ہوا کے اخراج کے لئے کان میں 12 روشن دان ہیں جبکہ پانچ مرکزی دروازے ہیں جہاں سے حادثاتی طور پر کسی ایک دروازے کے بند ہونے کی صورت میں آپ کسی دوسرے دروازے سے باہر نکل سکتے ہیں۔

شیش محل اور "پل صراط"

کان میں چلتے چلتے اچانک ایک جگہ چار سیڑھیاں چڑھنی پڑتی ہیں۔ گائیڈ آپ کو بتائے گا کہ آپ اب شیش محل میں داخل ہو رہے ہیں شیش محل میں 100% خالص "ٹرانسپیرنٹ سالٹ" ہے۔ جو منشور کی طرح مختلف رنگ کی شعاعیں منعکس کرتا ہے۔ شیش محل میں داخلے کے وقت آپ کو دائیں اور بائیں دو بہت بڑے بڑے تالاب نظر آتے ہیں درمیان میں چار فٹ چوڑا اور آٹھ فٹ موٹا پل ہے جس نے اس بہت بڑے تالاب کو دو تالابوں میں بانٹ دیا ہے۔ اس پل کے دو طرف لکڑی کا مضبوط جنگلا لگا ہوا ہے جو گرنے سے محفوظ رکھنے کے کام آتا ہے۔ اس پل کی لمبائی پانچ میٹر سے زائد نہیں ہے۔ اس پل کو "پل صراط" کہتے ہیں۔ پل صراط پار کریں تو سامنے ایک اور بہت بڑا تالاب نظر آتا ہے جو 50 سے 60 فٹ گہرا ہے اس تالاب کی سامنے کی دیوار کے ساتھ ساتھ نمک ملا پانی رس رس کر "مینار پاکستان" جیسی ایک تصویر بن گئی ہے اور اس کے قریب ہی ایک بالکل سیدھا مینار سا بن گیا ہے جیسے فیصل مسجد کے مینار بالکل سیدھے ہیں۔ اس جگہ چھت سے تالاب میں پانی گرنے کی آواز سکوت کو توڑتی ہوئی سنائی دیتی ہے۔ یہاں اگر آپ بولیں تو آواز گونجتی ہے۔

غار

شیش محل سے نکلیں تو تھوڑے فاصلے پر ایک غار نظر آتی ہے۔ یہ غار ایک میٹر چوڑی، چھ فٹ اونچی اور ایک سو فٹ لمبی ہے۔ غار کے اندر ایک درخت کے دبے ہوئے آثار ملتے ہیں۔ اس درخت کی خاصیت یہ ہے کہ اگر اسے آگ لگائیں تو لکڑی ربڑ کی طرح بو دیتی ہے لیکن آگ نہیں پکڑتی۔ خدا جانے کس چیز کا درخت دب گیا اور وہ جیسے محاورہ ہے "نمک کی کان میں ہر چیز نمک بن جاتی ہے" وہ بھی نمک کا حصہ بن کر اپنی جلنے کی صلاحیت سے ہاتھ دھو بیٹھا ہے۔

غار خالص ترین (ٹرانسپیرنٹ نمک) سے بنی ہے جو روشنی منعکس کرتا ہے۔ اگر آپ غار میں دیا سلائی بھی جلائیں تو بہت زیادہ روشنی پیدا ہوتی ہے۔ غار میں مختلف ڈراموں اور فلموں کے سین بھی قلمبند کئے گئے ہیں جن میں غار کا منظر ہے۔ غار سے نکلنے کے بعد یقین نہیں آتا کہ ہم زندگی کے ایک انوکھے اور دلچسپ سفر کے اختتام کو پہنچے ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارتی وزیر کی جنگ کی دھمکی

بھارت کے ایک مرکزی وزیر نے پاکستان کو جنگ کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ جنگ لڑ کر مسئلہ کشمیر ہمیشہ کیلئے حل کر دیں گے۔ مقبوضہ کشمیر میں جس صورت حال سے دوچار ہیں آزاد کشمیر میں بھی اسی قسم کا جواب دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ 65ء اور 71ء میں آزاد کشمیر پر قبضہ کا سنہری موقعہ کھو دیا۔

آزاد کشمیر میں 29 کیمپ

بھارت نے الزام لگایا ہے کہ آزاد کشمیر میں عسکری تربیت کے 29 کیمپ قائم ہیں۔ پاکستان کی طرف سے مجاہدین کو مقبوضہ کشمیر میں داخل کرنے کی کوششیں ختم کرادیں گے۔

اگنی میزائل استعمال کیلئے تیار

بھارت کے وزیر دفاع جارج فرنینڈس نے کہا ہے کہ بھارت اگنی میزائل استعمال کرنے کے قابل ہو گیا ہے۔ طویل فاصلے تک میزائلوں کیلئے درکار ٹیکنالوجی کے آزمائش کے مرحلے کامیابی سے مکمل کرلئے گئے ہیں۔

مشکوہ وادی میں حملے

مقبوضہ کشمیر کی مشکوہ وادی میں مجاہدین نے بھارتی بریگیڈ ہیڈ کوارٹرز پر حملہ کر کے اور دیگر مختلف جھڑپوں میں 58 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

4 پاکستانی شہید کرنے کا دعویٰ

بھارت کی طرف سے 4 پاکستانی جوان شہید کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ بھارت نے الزام لگایا ہے کہ پاکستانی فوج نے جموں سے 120 کلومیٹر دور ہماری چوکی پر حملہ کیا تھا۔

برطانیہ میں انسانی کلوننگ کی اجازت

برطانوی حکومت نے سائنسی تحقیق کیلئے سائنسدانوں کے آگے سر تسلیم خم کر دیا ہے اور انسانی کلوننگ کی اجازت دے دی ہے۔ سائنس دان تحقیق کیلئے 14 دن کے انسانی بیضے استعمال کر سکیں گے تاہم نسل کشی کیلئے انسانی کلوننگ بدستور ممنوع رہے گی۔ مذہبی اور اخلاقی گروہوں کی طرف سے اس فیصلہ کی مخالفت کی جارہی ہے۔ سائنس دانوں کا دعویٰ ہے کہ اس سے ناقابل علاج بیماریوں کے علاج میں مدد ملے گی۔

آبدوز کا عملہ بچانے کی امیدیں

قطب شمالی کے دائرہ میں روسی سمندر کی تہہ میں پھنسنے والی ایٹمی آبدوز کرسک کے عملہ کی صورت حال انتہائی نازک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ امیدیں دم توڑ رہی ہیں۔ آبدوز سمندر کی 108 فٹ گہری تہہ میں پھنسی ہوئی ہے۔

یاسر عرفات اور بارک کی ملاقاتیں

فلسطین کے صدر یاسر عرفات نے انڈونیشیا کے صدر واحد سے ملاقات کی۔ جبکہ اسرائیل کے وزیراعظم ایہود بارک نے اردن کے حکمران شاہ سے ملاقات کی۔ یاسر عرفات نے کہا کہ فلسطینیوں کی آزاد ریاست کے اعلان کا از سر نو جائزہ لے رہے ہیں۔

حسینہ واجد پر توہین عدالت کا مقدمہ

بنگلہ دیش کی وزیراعظم شیخ حسینہ واجد کے خلاف وکیلوں کی ایک ایسوسی ایشن نے توہین عدالت کا مقدمہ دائر کر دیا ہے۔ شیخ حسینہ نے کہا تھا کہ جج مجرموں کو باسانی ضمانت پر رہا کر دیتے ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم محمد منیر احمد شمس صاحب مربی سلسلہ شاہ تاج شوگر ملز و ضلع منڈی بہاؤالدین (ابن حاجی محمد سلیمان صاحب آف گوئی آزاد کشمیر حال لاہور کینٹ) و ریحانہ منیر (جو کہ حضرت سوہنے خاں خواباں والے رفیق حضرت مسیح موعود کی پڑنواسی ہیں) کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2000-8-7 بروز سوموار بیٹے سے نوازا ہے۔

حضور انور نے "منیب احمد منیر" نام عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچے کے نیک سیرت اور خادم دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

○ محترمہ شمیم وہاب صاحبہ اہلیہ محترم شیخ عبدالوہاب صاحب مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں اب برین ٹیومر تشخیص ہوا ہے۔ لیکن کمزوری کے باعث آپریشن ممکن نہیں۔

احباب جماعت سے موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مسعود احمد سوہاوی صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ اطلاع دیتے ہیں۔

عزیز سرفراز احمد ابن کریم اللہ مظہر صاحب کا جرمنی میں دل کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم طارق احمد گجر صاحب کارکن روزنامہ الفضل ربوہ کو مورخہ 28۔ جولائی 2000ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل کرتے ہوئے پہلے بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت "بلال احمد" عطا فرمایا ہے۔

بچہ مکرم سجاد احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کا نواسہ اور مکرم احمد دین صاحب مرحوم (آف وہاڑی) چک نمبر 190/E.B نصیر آباد حلقہ سلطان ربوہ کا پوتا ہے۔ بچے کے خادم دین اور نیک صالح ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری محمد افضل صاحب ساہی مورخہ 11۔ اگست 2000ء وفات پاگئیں۔ مرحومہ کی عمر 105 سال تھی۔ ان کا جنازہ بیت مبارک میں مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے بعد نماز عصر پڑھایا۔

بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر دعا بھی مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے کروائی۔ مرحومہ کے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں آپ کے بیٹوں میں محمد اکرم صاحب ساہی (ارشد کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ) اور مکرم محمد اجمل صاحب پنشنر تحریک جدید 9/13 دارالصدر جنوبی ربوہ ہیں۔

احباب سے مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی
تجارت کو فروغ دیں

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

سوموار/21/اگست2000ء

12-30 a.m.	ایم ٹی اے ورائٹی۔
1-10 a.m.	درس القرآن نمبر19
2-50 a.m.	ینگ لجنہ سے ملاقات۔
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-10 a.m.	لقاء مع العرب نمبر413
6-20 a.m.	دستاویزی پروگرام۔
7-00 a.m.	اردو کلاس نمبر405
8-25 a.m.	چائنیز سیکھئے۔
8-55 a.m.	ناصرات اور ینگ لجنہ سے ملاقات۔
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-05 a.m.	درس القرآن
12-40 p.m.	لقاء مع العرب۔نمبر413
1-45 p.m.	اردو کلاس نمبر405
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں
4-40 p.m.	نارویجین سیکھئے۔
5-10 p.m.	فرانسیسی پروگرام
6-10 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	ہومیوپیتھی کلاس نمبر146
8-20 p.m.	چلڈرنز کلاس
8-55 p.m.	جرمن سروس
10-05 p.m.	تلاوت۔درس الحدیث۔
10-15 p.m.	اردو کلاس نمبر406
11-25 p.m.	لقاء مع العرب نمبر414

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل/22/اگست2000ء

12-25 a.m.	ترکی پروگرام۔
12-55 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
2-00 a.m.	دینی تعلیمات
2-20 a.m.	ہومیوپیتھی کلاس نمبر146
3-30 a.m.	نارویجین سیکھئے۔
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-30 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
6-10 a.m.	ایم ٹی اے سپورٹس۔
6-50 a.m.	اردو کلاس نمبر406
8-20 a.m.	نارویجین سیکھئے۔
8-55 a.m.	فرانسیسی پروگرام
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
10-40 a.m.	چلڈرنز کلاس۔
11-15 a.m.	پشتو پروگرام۔
11-50 a.m.	پشتو مذاکرہ
12-05 p.m.	دینی تعلیمات
12-30 p.m.	لقاء مع العرب نمبر414
1-50 p.m.	اردو کلاس نمبر406
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-40 p.m.	فرانسیسی پروگرام
5-05 p.m.	بنگالی ملاقات (ریکارڈ:15۔اگست2000ء)
6-05 p.m.	بنگالی سروس
7-05 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر118
8-05 p.m.	فرانسیسی پروگرام۔
8-30 p.m.	چلڈرنز کارنر۔
8-55 p.m.	جرمن سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں
قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 18 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 31 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
ہفتہ 19-اگست۔ غروب آفتاب۔ 6-51
اتوار 20-اگست۔ طلوع فجر۔ 4-06
اتوار 20-اگست۔ طلوع آفتاب 5-33

نواز شریف کے حامی فوجی

پاک فوج کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ 12-اکتوبر کے اقدام کے وقت معزول وزیراعظم نواز شریف کے حامی فوجیوں کے خلاف تحقیقات جاری ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حمود الرحمان رپورٹ بھارت کیسے پہنچی اس کے ذمہ داروں کو بے نقاب کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کارگل کی اہم شاہراہ آج بھی ہماری پہنچ میں ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان پر جنگ مسلط کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتی۔ جارحیت کرنے والے کا منہ توڑنے کی حکمت عملی تیار کرلی ہے۔ دفاع سے غافل نہیں۔ واجپائی اور نواز شریف دونوں کا موقف غلط ہے کہ کرگل میں پاکستان کا زیادہ نقصان ہوا۔ بھارت کے 1C طیارے اور ہیلی کاپٹر تباہ ہوئے جبکہ پاکستان کو ایک بھی طیارہ اڑانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ 12-اکتوبر کے اقدام کے بعد ہم 20 گنا زیادہ طاقتور ہو چکے ہیں۔ اٹلانٹک طیارے کا معاملہ سلامتی کونسل میں اٹھائیں گے۔

بٹ خیلہ میں گولہ بارود پھٹ پڑا

بٹ خیلہ میں جمعرات کی صبح سانحہ اوجڑی کیمپ کی یاد اس وقت تازہ ہو گئی جب لیوی پوسٹ میں موجود 24 من ڈائنامائیٹ کارتوس اور گولہ بارود دھماکے سے پھٹ گیا۔ یہ حادثہ آسمانی بجلی گرنے سے پیش آیا جس سے لیوی پوسٹ کے کوارٹر گارڈ کی چھت گر گئی اور کمرے میں آگ لگ گئی۔ پوسٹ کی پوری عمارت تباہ ہو گئی۔ کئی کلو وزنی کنکریٹ کے ٹکڑے ایک فرلانگ کے علاقے میں پھیل گئے۔ بٹ خیلہ شہر اور قریبی دیہات میں سینکڑوں عمارتوں کو نقصان پہنچا۔

93 شہروں کو انٹرنیٹ کی سہولت

حکومت نے 93 شہروں اور قصبوں کو انٹرنیٹ سے منسلک کردیا ہے۔ اب ان شہروں کے باسی لوکل کال چارجز ادا کر کے انٹرنیٹ سے رابطہ کر سکیں گے۔ آئندہ جون تک 400 شہروں میں یہ سہولت فراہم کردی جائے گی دسمبر 2001ء تک ایک ہزار شہروں اور دیہات میں انٹرنیٹ کا دائرہ بڑھادیا جائے گا۔

جنرل ضیاء الحق کی برسی میں بہت کم شرکت

بی بی سی نے کہا ہے کہ جنرل ضیاء الحق کی برسی میں اس سال اتنے کم لوگوں کی شرکت حیران کن ہے۔ پہلے ہر سال ہزاروں افراد آجاتے تھے۔ اس دفعہ فیصل مسجد کا مرکزی ہال آدھے سے زیادہ خالی تھا۔ مسلم لیگ کے کسی نمایاں لیڈر نے شرکت نہیں کی۔

پندرہ منٹ کا پٹرول طیارہ دو گھنٹے اڑتا رہا

طیارہ کیس کی سماعت کے دوران چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ نے سوال کیا کہ اگر طیارے میں پندرہ منٹ کا پیٹرول باقی تھا تو طیارہ پونے دو گھنٹے فضا میں کیسے اڑتا رہا۔ وکیل صفائی اعجاز بٹالوی نے درخواست کی کہ سماعت ملتوی کرکے سپریم کورٹ جانے دیں تاکہ پوچھیں کہ پرویز مشرف کی برطرفی کے صدارتی نوٹیفیکیشن کی کیا حیثیت ہے۔ عدالت اس نکتے پر فیصلہ 21-اگست کو سنائے گی۔

نیب کی استدعا مسترد

سپریم کورٹ کے چار ججوں پر مشتمل بنچ نے اتفاق فاؤنڈری کے ڈائریکٹر مختار حسین کو احتساب ریفرنس سے بری کئے جانے والے لاہور ہائی کورٹ کے حکم کو معطل کرنے کی نیب کی استدعا مسترد کر دی۔

مریم میڈیکل سنٹر
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس
الٹرا ساؤنڈ 200/-
یادگار چوک ربوہ فون 213944

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158